

قسط 19

مراد ویسے حیرت کی بات ہے
کہ تم آئے اور ہمیں بتایا بھی نہیں۔

معاذ اس کو دیکھتا ہوا بولا۔

مراد کو دوسری چیزوں سے وقت ملے گا۔

تو وہ ہم سے ملے گا نا پھر۔

اس بار اسد بولا تھا۔

یار تم سب لوگ تو جانتے ہو کہ

میں بہت مصروف ہوتا ہوں۔

کبھی بزنس میں اور میٹنگز میں۔

وقت ہی نہیں مل رہا کہ ملوں۔

چلو بتاؤ کیا کھاؤ پیو گے۔

وہ وضاحت دیتا بولا۔

ہم سب ریسٹورنٹ سے ہی آرہے ہیں ابھی۔

چائے منگوا لو اپنی ملازمہ سے۔

ویسے کافی جوان ملازمہ رکھی ہے تم نے۔

اس بار پھر اسد ہی بولا تھا۔

اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آج۔

میں بنا دیتا ہوں۔

وہ بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اسد سے خاص طور پر اس کے معاملے میں۔

ویسے حویلی میں اتنی جوان ملازمہ ہوتی تو نہیں ہے۔

مگر اسے کیسے رکھ لیا حویلی والوں نے۔

بہت عجیب لڑکی ہے۔

جب میں آیا تھا۔

تو بہت عجیب حرکتیں کر رہی تھی۔

وہ چاہتا تھا کہ وہ اس کے بارے میں بولے

مگر وہ بہت تحمل سے سن رہا تھا۔

میں نے تو آج تک کوئی ایسی

حرکت نہیں دیکھی اس میں۔

مگر میں نے تو۔

اسے بولتے بولتے مراد نے روک لیا تھا۔

اسد اس کے بارے میں ایک لفظ مت بولنا۔

مراد آنکھوں میں تپش لیے اس کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔

اس کی آنکھوں میں یقیناً غصہ تھا۔

مرد کبھی اپنی پسندیدہ عورت کو

محفل میں ڈسکس کرنا پسند نہیں کرتا۔

یار ہم کسی نوکرانی کو ڈسکس کرنے نہیں آئے یہاں۔

ہمیں کیا اس لڑکی سے۔

ہم مراد سے ملنے آئے ہیں

نہ کہ اس سے۔

احمد اسد اور مراد کی باتوں

سے بور ہوتا قدم رکھ رہا تھا اندر گفتگو میں۔

بالکل۔ معاز بھی فوراً سے بولا۔

وہ اب چائے کے ساتھ دوسری گفتگو کر رہے تھے۔

مگر مراد نے اسد کو نظر گھماتے دیکھا تھا۔

وہ چاہتا تھا کہ اس کے سامنے آئے۔

اور وہ کچھ شیطانی کرے۔

مگر وہ نہ آئے گی اور نہ دیکھے گی۔

مراد نے اسد کے منہ سے اپنی بہن کے بارے

میں بہت غلط الفاظ سنے تھے۔

مگر اس نے کچھ کہا نہیں تھا۔

کیونکہ تب وہ نشے میں تھا۔

اسے یہ پہلے بھی پتہ تھا کہ وہ لڑکیوں

کو اپنے جال میں لانے میں بہت ماہر ہیں۔

مگر انہتا اس کا شکار بنے۔

ایسا اس کے ہوتے ہوئے ہو نہیں سکتا۔

جب سے مراد کو اسد کی ایسی حرکتوں کا پتہ چلا تھا۔

وہ اس سے دور ہو رہا تھا۔

مگر وہ اسد اس کی جان چھوڑنے کا تیار نہیں تھا۔

بلکہ وہاں بیٹھے سب ہی اسے چھوڑنا چاہتے تھے۔

لیکن کسی موقع کی تلاش میں تھے۔

کب انہیں موقع ملے اور وہ اسے چھوڑیں۔

کبھی مراد اور اسد بہترین دوست ہوا کرتے تھے۔

بچپن میں مگر وقت کے ساتھ

ان دونوں میں بہت تبدیلی آگئی۔

مراد کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا۔

اسد کا کام ہی آنکھ اٹھا کر لڑکیوں کو دیکھنا تھا۔

چھوٹے چھوٹے اختلافات نے ان دونوں میں

ایک دیوار کھڑی کر رکھی تھی۔

اور وہ دیوار مراد خان کی طرف

سے بہت مضبوط کھڑی کی گئی تھی۔

کوئی بھی بھائی اپنی بہن کے

خلاف غلط الفاظ نہیں سن سکتا۔

مگر اگر وہ نشے میں نہ ہوتا

تو وہ اسے زندہ نہ چھوڑتا۔

مگر اس دن اس کی غلطی سے اس نے ڈرگز لے لی تھی۔

مراد نے یہ بات آج تک اپنے دل کے اندر دفن رکھی کہ

اس نے کبھی یہ محسوس ہی نہیں ہونے دیا۔

اس نے کبھی اسد کو ایسی باتیں کرتے بھی سنا ہے۔

مراد کو ڈرگز نشہ ایسی چیزیں ہرگز نہیں پسند تھی۔

اسد اسے ایسی چیزوں میں لگانا چاہتا تھا۔

مگر مراد کو خدا کا خوف اندر سے ہمیشہ ستاتا رہتا تھا۔

کہ میں ایسی حرکتیں کروں تو۔

میرا خدا مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔

وہ بے شک نماز پڑھے نہ پڑھے۔

لیکن خدا کا خوف لیے پھرتا تھا۔

دل میں خدا کا خوف ہونا

بھی بہت بڑی بات ہوتی ہے۔

اور اس کے دل میں خدا کا خوف تھا۔

اس نے آخری دفعہ ڈرگز اگر لی بھی تھی۔

تو تب جب انتہا نے اسے باتیں سنائی تھی۔

مراد اب شادی کے بارے میں سوچ لو۔۔

یا ساری زندگی ایسے ہی رہنا ہے تم نے۔ اکیلے

وہ سب ہنسنے لگے۔

میری فکر مت کرو اپنی فکر کرو۔

کیونکہ بھابی کی اتنی کالز آچکی ہیں تمہیں۔

وہ اسماعیل کو جواب دینے لگا۔

کاش کبھی ہم بھی مراد سے کہیں۔

بھابی انتظار کر رہی ہوں گی۔

بھابی کی کال آرہی ہے۔

بھابی گھر میں پریشان ہو رہی ہوں گی۔

وہ سب ایک ایک فقرہ بولتے اسے چھیڑنے لگے۔

انشاء اللہ بہت جلد آئے گا۔

وہ اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجاتا ہوا بولا۔

مطلب مراد خان جیسا شخص

جو شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

وہ اب شادی کرنا چاہتا ہے۔

اسد حیران ہوتا ہوا بولا۔

کیوں نہیں کرنی چاہیے مجھے۔

مراد حیران ہوا تھا اس کی بات سے۔

اسے کس چیز کا وبال آرہا تھا اس پر۔

کرو کرو تم کو بھی پتہ چلے

بیوی بچوں کی ذمہ داریوں کا۔

جنید گفتگو میں اپنا قدم رکھ رہا تھا۔

بے فکر رہو سب سنبھالوں گا۔

وہ اطمینان سے بولا۔

لگتا ہے کسی پر دل آگیا ہے تمہارا۔

ورنہ محبت اور تم ایک ساتھ۔

معاذ کانوں کو ہاتھ لگانے لگا۔

آتو گیا ہے بس اب اسے اپنا بنانا باقی ہے۔

وہ اس کی لڑکی کو یاد کرنے لگا

جس سے آج کل اس کی کافی بحث چل رہی ہے۔

کون ہے۔

معاذ پر جوش ہوتا ہوا بولا۔

تم لوگوں کی بھابھی ہے اور کون ہوگی۔

وہ ہنستا ہوا جواب دینے لگا۔

مطلب کوئی ہے۔

اسد حیران ہوتا ہوا بولا۔

بالکل ہے۔

مگر نہ خاندان کی ہے اور

نہ ہی کسی رچ فیملی کی۔

عام سی لڑکی ہے۔

مگر میرے دل کے بہت قریب ہے۔

وہ بتانے لگا۔

پھر بھول جاؤ۔

مراد کی شادی حویلی والے عام لڑکی

سے کریں ایسا ممکن نہیں۔

اسد خاندانی روایات اسے بتانے لگا۔

تم کو لگتا ہے مراد کرے گا

ایسی ویسی کوئی حرکت۔

مذاق کر رہا ہے ہم سے۔

پہلے بھی تو ہم سے ایسے مذاق کرتا ہے وہ۔

تم جانتے ہو اسد۔

یہ بڑی مشکل چیز ہے۔

کسی کے ہاتھ نہیں لگنے والا یہ اتنی آسانی سے۔

مراد کی باتوں کی تفصیل معاذ

اور اسماعیل دونوں دینے لگے۔

مگر وہ تو مذاق نہیں کر رہا تھا۔

بلکہ وہ تو سچ بتا رہا تھا۔

اب کوئی مانے نہ مانے یہ ان کی مرضی۔

خیر مراد بزنس کے بارے میں بتاؤ۔

وہ سب بزنس کی باتیں کرنے لگے تھے اب۔

وہ بچہ اپنے کمرے کی ریلنگ پر موجود

کھڑا گارڈن کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

جہاں اس کی گھر والے کہیں جانے کے لیے نکل رہے تھے۔

وہ بہت آسانی سے اس کمرے میں جاسکتا تھا۔

جہاں اسے جانے نہیں دیا جاتا تھا۔

وہ اب ان لوگوں کے جانے کا منتظر تھا۔

کہ کب وہ لوگ جائیں اور وہ اپنا کام شروع کریں۔

وہ کچھ دیر وہی کھڑا رہا۔

کچھ ہی دیر بعد اس کے گھر والے نکل چکے تھے۔

اب وہ اپنا ایک کارنامہ انجام دے سکتا تھا۔

وہ جلدی سے اپنے کمرے سے بھاگتا سیڑھیاں

نیچے اترتا اس تصویر کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

آج میں پتہ لگا لوں گا کہ تم کون ہو۔

میں آریان تمہارے بارے میں جان کر ہی رہوں گا۔

کیا تعلق ہے تمہارا میرے بابا سے۔

وہ بھاگتا اپنے باپ کے کمرے کی طرف گیا۔

وہ کمرے میں آکر ٹھہر گیا۔

اس نے پہلے بھی ایک دفعہ کمرے کی تلاشی لی تھی۔

مگر اسے کچھ نہیں ملا تھا سوائے

سائڈ ٹیبل پر پڑی۔

اپنی اور اس لڑکی کی تصویر کے علاوہ۔

اور اگر اس لڑکی کی تصویر

اس کے باپ کے سائڈ ٹیبل پر پڑی تھی۔

تو یقیناً وہ بہت خاص تھی اس کے باپ کے لیے۔

اب وہ اپنے قدم کمرے میں موجود

آفس روم کی طرف لے جا رہا تھا۔

اس کمرے میں زیادہ کچھ نہیں تھا۔

سوائے ٹیبل صوفہ اور چند کرسیوں کے علاوہ یا

کچھ پینٹنگ تھی جو ہاتھ سے بنائی تھی کسی نے۔

وہ ان پینٹنگز کو اکثر دیکھتا

سوچتا تھا کہ وہ کس نے بنائی ہے۔

شاید وہ اسی لڑکی نے بنائی ہو۔

وہ اس کمرے میں موجود ٹیبل کے پاس چلا گیا۔

وہاں اس نے ہر ایک چیز کو ایسے بکھیرا

کہ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

تھک ہار کر وہ مایوس ہو کر صوفے پر بیٹھ گیا۔

اس کمرے میں کچھ نہ تھا۔

اس لڑکی کے بارے میں۔

آریان یار میں اب کیا کروں۔

کیا مجھے کبھی پتہ نہیں چلے گا۔

وہ خود سے باتیں کرنے لگا۔

وہ لڑکی کون ہے

اور اس کا اور

اس کے باپ کا

اس سے کیا تعلق ہے۔

اس نے کس چیز سے حسد کیا۔

اور کیوں کیا۔

کون سی غلطی سے وہ یہاں نہیں۔

وہ یہاں تھی بھی۔۔

تو اب کہاں ہے۔

کیا وہ گھر چھوڑ کر چلی گئی۔

کیا اس نے ہمیں چھوڑ دیا۔

یا پھر وہ اس دنیا میں نہیں رہی۔

سوال بہت ہی مگر جواب ایک بھی نہیں تھا۔

بعض سوالوں کے جواب نہیں ہوتے۔

اور بعض جوابوں کے سوال کبھی جنم ہی نہیں لیتے۔

یہ زندگی سوال جواب اور

جوابوں کے سوال ڈھونڈتے ہی گزر جاتی ہے۔

وہ اس آفس روم میں لگی پینٹنگ کو دیکھنے لگا۔

جو سالوں سے اس کے گھر میں تھی۔

وہ اس پینٹنگ کو چھو رہا تھا۔

اچانک وہ پینٹنگ ہلنے لگی۔

وہ کافی دیر اسے ہلاتا رہا کہ

اچانک اسے لگا کہ پینٹنگ کے

پتھر دیوار میں کچھ ہے۔

اس دیوار میں کچھ تھا مگر کیا۔

وہ کرسی وہاں رکھتا

اس پینٹنگ کو وہاں سے ہٹانے لگا۔

جو چیز اس نے دیوار کے پتھر دیکھی

اس نے اسے شوک میں مبتلا کر دیا تھا۔

جاری ہے